104398 ـ ویب سائٹ پر موجود برائی اور تصاویر کے متعلق ویب سائٹ نگران اور مالك کی ذمہ داری

سوال

ویب سائٹس اور مجلسوں میں عورتوں کی تصاویر اور گانے اور برائی منتشر ہیں، ویب سائٹ پر گانے بجانے، اور فنکاری اور سینما اور مختلف چینل کی قسم کھولنے کا حکم کیا ہے ؟
اور کیا ویب سائٹ کا نگران اعلی اور باقی ممبران پر بھی اس کا گناہ ہو گا ؟
بعض یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ: ہم یہاں کسی کو عورتوں کی تصاویر کا اضافہ کرنے پر مجبور تو نہیں کرتے، اور نہ ہی انہیں اپنی تصویر لگانے کا کہتے ہیں، اسی طرح کیا وہاں کوئی موضوع لکھنے والے کا عورت کی تصویر لگانے کا گناہ نگران یا مینجر یا ویب سائٹ کے مالك پر بھی ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

گانے بجانے کی ویب سائٹ کھولنی جائز نہیں، اور نہ ہی اپنی ویب سائٹ پر گانے بجانے کی کوئی قسم کھولنی جائز ہے، اور اسی طرح گانے بجانے اور فنکاروں اور فلموں کی خبریں بھی ویب سائٹ پر دینا جائز نہیں، کیونکہ ایسا کرنے میں برائی اور گناہ کی مشہور اور اس میں معاونت ہوتی ہے.

صحیح احادیث موسیقی اور گانے سننے، اور مرد و عورت کے اختلاط اور حقیقتا یا فلموں میں ستر ننگا کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں، اس کی تفصیل آپ سوال نمبر (5000) اور (1200) کے جوابات میں دیکھ سکتے ہیں.

اس بنا پر ان برئیوں کو روکنا اور اس کے خلاف جنگ کرنا واجب ہے، نہ کہ اس کی طرف لوگوں کو دعوت دینا، اور اس کی طرف راغب کرنا، یا اس پر معاونت کرنا، یہ سب جائز نہیں، اور جو کوئی بھی کسی برائی اور گناہ میں معاونت کرتا ہے، یا اس گناہ اور برائی کی طرف راہنمائی کرتا ہے وہ شخص بھی گناہ کرنے والے کے ساتھ گناہ میں شریك ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی کے

كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو، اور اللہ تعالى كا تقوى اختيار كو، يقينا اللہ تعالى سخت سزا دينے والا المآئدۃ (2).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس كسى نے بھى ہدايت كى طرف بلايا اور راہنمائى كى اسے اس پر عمل كرنے والا كى طرح ہى اجر و ثواب ملےگا، اور ان كے اجر ميں كوئى كمى نہيں ہو گى، اور جس كسى نے كسى گمراہى كى طرف بلايا اور اس كى راہنمائى كى تو اسے اس پر عمل كرنے والے جتنا ہى گناہ ملےگا ان كے گناہ ميں كوئى كمى نہيں ہو گى "

صحيح مسلم حديث نمبر (4831).

دوم:

انسان يا پرندے يا حيوان وغيرہ ذى روح كى تصوير حرام ہے، اور اسے مجلس ميں ركھنا، يا اسے بطور ياداشت سنبھال كر ركھنا جائز نہيں ہے؛ كيونكہ تصوير كى حرمت كے عمومى دلائل اسى پر دلالت كرتے ہيں، اور ايسا كرنے والے پر لعنت كے دلائل بھى، آپ مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے سوال نمبر (22660) اور (8954) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

اس سے وہى مستثنى ہے جس كى بہت شديد ضرورت و حاجت ہو، مثلا شناختى كارڈ وغيرہ كے ليے.

اور حرام تصوير كے ضمن ميں ذى روح كے خيالى كارٹوں اور خاكے، يا بد صورت خاكے بھى شامل ہوتے ہيں؛ كيونكہ صحيح مسلم ميں عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے حديث مروى ہے:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سفر سے واپس تشريف لائے تو ميں نے اپنے دروازے پر ايك پردہ لٹكا ركھا تھا جس ميں پروں والے گھوڑوں كى تصوير تھيں، تو انہوں نے مجھے حكم ديا تو ميں نے اسے اتار ديا "

صحيح مسلم حديث نمبر (2107).

الدرنوك: ايك قسم كے پردے كا نام ہے.

تو يہ حديث ذى روح كى تصوير كى ممانعت پر دلالت كرتى ہے چاہے وہ تصوير خيالى ہى ہو، اور اس كا حقيقت ميں كوئى وجود نہ ہو، كيونكہ حقيقت ميں پروں والے گھوڑے موجود ہى نہيں ہيں.

اور مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" تصویر میں حرمت کا دارومدار اس پر ہے کہ وہ ذی روح کی تصویر ہو، چاہے وہ تصویر کرید کر بنائی گئی ہو، یا پھر رنگ کی ساتھ، یا دیوار پر بنائی گئی ہو، یا کسی کپڑے پر، یا کسی کاغذ پر، یا کپڑے میں بن کر بنی ہوئی ہو، چاہے وہ برش کے ساتھ بنی ہو، یا قلم کے ساتھ، یا کسی آلے اور مشین کے ساتھ، اور چاہے کسی چیز کی تصویر اس کی طبیعت اور حقیقت کے مطابق ہو، یا پھر اس میں کوئی تبدیلی اور تغیر و تبدل کیا گیا ہو، یا اسے میں کوئی خیالی تبدیلی کر کے اسے چھوٹا یا بڑا کیا گیا ہو، یا اسے خوبصورت کر دیا گیا یا اسے بدصورت بنا دیا گیا ہو، یا وہ لائنیں لگا کر جسم کی ہڈیوں کا ہیکل بنایا گیا ہو، یہ سب برابر ہے.

تو حرمت کا دائرہ یہ ہوا کہ جو ذی روح کی تصویر بنائی گئی ہو وہ حرام ہے، چاہے وہ خیالی تصویر ہی ہو، جیسا کہ مثال کے طور پر قدیم فراعنہ اور صلیبی جنگوں کے قائدین اور فوجیوں کی خیالی تصاویر بنائی جاتی ہیں، اور اسی طرح عیسی علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی تصاویر اور مجسمے جو عیسائیوں کے گرجوں اور چرچوں میں کھڑے کیے جاتے ہیں.. الخ.

یہ سب عمومی دلائل کی بنا پر حرام ہیں، کیونکہ اس میں برابری ہے، اور یہ شرك کا ذریعہ ہیں.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (1 / 479).

سوم:

ویب سائٹ کی مجلس مذاکرہ اور کالم نگاری میں عورتوں کی تصاویر پیسٹ کرنا ایك قبیح عمل ہے، کیونکہ اس میں حرام تصویر کا استعمال ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں فتنہ و فساد اور شہوت کو ابھارنا ہے، اس لیے ویب سائٹ کے نگران حضرات پر واجب ہوتا ہے کہ وہ اس قبیح عمل سے روکیں؛ کیونکہ ہر استطاعت اور طاقت رکھنے والے شخص پر برائی کو روکنا اور اسے زائل کرنا واجب اور ضروری ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی بھی تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اور اگر اس کی طاقت و استطاعت نہ رکھے تو اسے اپنی زبان سے منع کرے، اور اگر اس کی بھی طاقت و استعطاعت نہ رکھے تو پھر اسے اپنے دل سے برا جانے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (49).

اور بعض لوگوں کا یہ کہہ کر عذر پیش کرنا کہ: ہم کسی کو ان مضامین اور وغیرہ میں عورتوں اور ان کی اپنی تصاویر پیسٹ کرنے پرمجبور تو نہیں کرتے، کوئی فائدہ نہیں دیگا؛ کیونکہ وہ بھی برائی کو روکنے پر مامور ہیں، جیسا کہ اوپر حدیث میں بیان ہو چکا ہے.

اور اگر اس مجلس میں کوئی شرکت کرنے والا کسی عورت کی تصویر لگاتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا، اور جو اس برائی کو ختم کرنے کی بجائے سکوت اختیار کرے وہ بھی اس میں برابر کا شریك ہے، چاہے وہ نگران ہو یا ذمہ دار، بنی اسرائیل پر اسی وجہ سے لعنت نازل ہوئی تھی کہ وہ برائی کو روکنے کی بجائے اس پر خاموش رہتے تھے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

بنی اسرائیل کے کافروں پر داود علیہ السلام اور عیسی بن مریم علیہ علیہ السلام کی زبانی لعنت کی گئی، اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے، اور حد سے تجاوز کر جاتےتھے، وہ آپس میں ایك دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے، جو کچھ بھی یہ کرتے تھے یقینا وہ بہت تھا المآئدۃ (78 ـ 79).

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی برائی پر سکوت اختیار کرنے کا انجام بتایا کہ برائی پر سکوت کی سزا عمومی ہلاکت ہے، اور اور سزا عام ہے، جیسا کہ بخاری شریف کی درج ذیل روایت میں بیان ہوا ہے:

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کی حدود کو قائم رکھنے والی اور حدود کو پامال کرنے والی قوم کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے کہ کچھ لوگوں نے ایك کشتی میں قرعہ اندازی کی تو کچھ کو اوپر والا حصہ ملا اور کچھ کو نچلا حصہ ملا، تو نیچے والے لوگ جب پانی کی ضرورت محسوس کرتے تو اوپر والوں کے پاس سے گزر کر پانی لیتے، انہوں نے آپس میں کہا کہ کیوں نہ ہم اپنے حصہ میں سوراخ کر لیں اور اپنے اوپر والوں کو اذیت نہ دیں، اگر تو اوپر والوں نے انہیں سوراخ کرنے دیا تو وہ سب ہلاك ہو جائینگے، اور اگر انہوں نے ان کے ہاتھوں کو پکڑ کر انہیں اس سے منع کر دیا تو وہ سب نجات پا جائینگے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2493).

اس لیے ہماری ویب سائٹ اور مجلس مذاکرہ کے نگران حضرات کو یہ وصیت ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرتے ہوئے ایسے قواعد و ضوابط وضع کریں جو اعضاء اور ممبران کو برائی نشر کرنے یا برائی کی ترویج سے روك کر رکھیں، اور انہیں چاہیے کہ اپنی ویب سائٹ سے وہ ساری برائیوں کو ختم کر دیں کیونکہ وہ اس کے ذمہ داران ہیں اور انہیں اپنی اس ذمہ داری کا اللہ تعالی کو جواب دینا ہے، اور اس میں کثرت مشارکین کی رغبت انہیں اللہ تعالی کی حدود کو پامال کرنے پر مت ابھارے، اور نہ وہ اس کو برقرار رکھ کر گناہ میں برابر کے شریك بنیں، اور نہ ہی وہ اس برائی پر خاموشی اختیار کریں، کیونکہ یہ خاموشی بھی اس برائی کی معاونت ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ سب کو اپنی رضا و خوشنودی کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .